

سیّد ناصر چشتی



مجموعه، غزل

سیّد ناصر چشتی

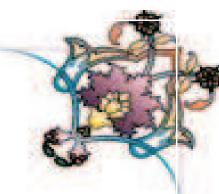




فهرست

۲۷ اس کودیکھاتھالمحہ جرکے لیے (صفحہ نبر ۳۴) ۲۷ اشک شام وسحر بها تا هول (صفحه نبر ۳۷) ۲۸ راستہ کوئی بھی اس کے شہر کوجا تانہ تھا (صفحہ نمبر ۳۷) ۲۹۔ سارے فتنے شور شرابے جاگ اٹھے ہیں محشر کے (صفحہ نمبر ۳۹) •۳ - ترى چلمن سے ظرا كرصدادا پس چلى آ كى (صفحہ نمبر •۴) الل غم دریائے پاراتر جائیں (صفحہ نمبرام) ۳۲ پت جفر کابہاروں نے چلن اوڑ ھلیا ہے (صفحہ نمبر ۲۳) ۳۳ مانگی ہوئی جنت سے دیرانہ ہیں اچھا (صفحہ نمبر ۴۳) ۳۳ رات بحربه چراغ جلتے ہیں (صفحہ نبر ۴۵) **۳۵۔ دوستوں کے درمیاں تھامئیں مگر تنہار ہا** (صفحہ نمبر ۳۷) ۳۷ دردکا کسلسلہ دِل کے نہاں خانوں میں ہے (صفح نمبر ۲۷) ۲۷- جن کے سیچاصول ہوتے ہیں (صفح نمبر ۴۸) ۳۸ کسی کاجود سیله مانگتام (صفحه نبر ۴۹) ٩٧ روشنيوں كل ليج ميں تقى آئى نظر سہانى آگ (صفحہ نمبرا۵) ۲۰ - آج نہیں تو کیا ہے ناصرہم بھی تھے خود دار بھی (صفحہ نمبر ۵۲) ام جنگل سے مکرجت اشجارکہاں ہے (صفحہ نبر ۵۳) ۲۲ شهر میں مرکم ہوا موسم اتر تادیکھتے (صفحہ نبر ۵۴) ۳۳- کیو<mark>ں ہم یہ تری ذات کے تیورنہیں گھلتے (صفحہ نبر ۵۵)</mark> ۳۳- راتوں کی بانچھ کو کھ سے سورج نکال کے (صفحہ نبر ۵۷) ۳۵ وه خود بی کمیں پیار کا اظہار نہ کردے (صفحہ نمبر ۵۷) ۴۶ مال ودولت کے پیجاری باوفا ہوتے ہیں (صفحہ نبر ۵۸) ۷۲- دہلیز بلوغت یہ *ہنر چیچ گیاہے* (صفحہ مبر۲۰) ۲۸ نواکوئی نہیں لیکن نواکا شور سنتا ہوں (صفحہ نمبر ۲۲) ۴۹ _ بڑی مشکل سے دل بستی میں میرا نازنیں آیا (صفحہ نمبر ۲۳) ۵۰ میکے ہوئے ہیں رائے خوشبو ہے آس یاس (صفحہ نمبر ۲۳)

ا۔ جب دردنه هو دِل میں تولد تنہیں مِلتی (صفحه نمبر ۳) ٢- كمحولكونه يابند رفتار كياجائ (صفحه نمبر ٢) ۳۔ پیتیوں کوارتقا کہتے رہے (صفحہ نمبر ۵) ۲۰ مانندوه ہوائے مجھے چھوڑ کر چلا گیا (صفحہ نمبر 2) ۵۔ خوشبووفا کے پھول کی آواز میں مِلا (صفحہ نمبر ۸) ۲ - سفرکاسلسله باندها گیاہے (صفحہ نبر ۱۰) ۷۔ مجھے معلوم تفایوں بھی محبت کا صلہ دے گا (صفحہ نمبراا) ۸_ بےوفاکےاثر میں رہتاہے (صفحہ نبر ۱۲) ۹۔ کیاکسی کافصور ہے بھائی (صفحہ نمبر ۱۳) ۱۰ دُشْمنی، دُشمن کرے اور دوست عیّاری کرے (صفحہ نمبر ۱۵) اا۔ خریدی پھر پریشانی نہ جائے (صفحہ نبر / ا) ۲۱۔ اتنا پیاراوہ یارلگتاہے (صفحہ نبر ۱۸) سار طبیعت آج تھبرائی بہت ہے (صفحہ نبر ۱۹) ۳۱۔ اِک ہم راز نے راز ہمارا کم فہموں میں بانٹ دِیاہے (صفحہ نمبر ۲۰) ۵۱۔ تجھکودِل میں سنجال رکھاہے (صفحہ نمبر ۲۱) ۲۱۔ آئینہ اِک تیرے برابر لے آؤں (صفحہ نبر ۲۲) ا۔ ایک تناجوسب سے کمتر ہے (صفحہ نبر ۲۳) ٨١ جس وقت أنكوآ ب كى ميخانه ، يوكى (صفحه نمبر ٢٥) ۱۹۔ ہم غریبوں کوبھی دودن زندگانی حا<u>سے</u> (صفح نمبر ۲۷) ۲۰۔ حسرتوں میں کٹ گئے ہیں زندگی کے جاردن (صفحہ نمبر ۲۷) الا۔ اینے ہی خول میں چھپ جانا اچھا ہے (صفحہ نمبر ۲۸) ۲۲ یتی صحرا کی وہ دِل کوآگ لاکردے گیا (صفحہ نبر ۳۰) ۲۳۔ شانوں یہ کسی اور کاسَر اوڑ ھے چلنا (صفحہ نمبر ۳۱) ۲۴۔ دوقدم جس سے عیادت کو بھی آیا نہ گیا (صفحہ نبر ۳۲) ۲۵ لوگ بی کچھ بہلے بہلے آج بھی (صفحہ نمبر ۳۳)

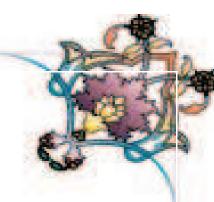


غزل

جب درد نه ہو دِل میں تو لڏت نہیں مِلتی يُوں بيٹھے بٹھائے ہی بيہ دولت نہيں ملتی اِس کا تو تعلق ہے بہر طور دلوں سے بازاری ڈکانوں سے محبّت نہیں مِلتی يريش ہُوئی لگتی ہیں تعلق میں دراڑیں جس روز ترے لب یہ شکایت نہیں ملتی مِل جاتے ہیں چوروں کو سر راہ خزانے مزدور کو محنت کی بھی اُجرت نہیں مِلتی اللہ کی کیتائی یہ دال نہیں کیا یہ انسان کی انسان سے صورت نہیں مِلتی يجان كا بيانه نيا دهوندنا مو گا اب آنکھیں تو ملتی ہیں بصارت نہیں ملتی ناصر ہے اُسی ذات کا احسان ہے ورنہ اہر ایک کو ہر گام یہ شہرت نہیں ملتی غزل

4

لمحول کو نہ یابندِ رفار کیا جائے كيول أور سفر اينا دُشورا كيا جائز تاریک فضاؤں کو سورج کا بدل کہ کر آب آور نه موسم کو بیار کیا جائے جُر بے میں چھپی باتیں کیا دال نہیں اِس پر؟ واعظ کو سر ممبر سنگ سار کیا جائے شاید کہ کی آئے نفرت کے اندھیروں میں سورج کی طرح روشن کردار کیا جائے سِکھلایا سبق ہم کو سرکارِ دوعالم علی کے چُھپ کر تو نہ دشمن پر بھی وار کیا جائے یر نے جو نہیں دیتا جھگیوں یہ کرن کوئی ہر ایک محل ایسا مسمار کیا جائے سوئے ہوئے لوگوں کو جھنجھوڑتے رہنے سے سوئے ہوئے ذہنوں کو بیدار کیا جائے ناصر یہ مخبت ہی ہے سفر اُجالوں کا چھر کیوں نہ مخبت کا پرچار کیا جائے

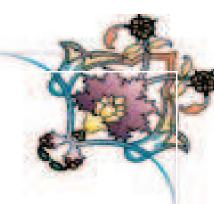


كو ارتقا كہتے رہے نې دل کې د ملک کې د مرب ، تقلي گھڻن ليکن ہوا کہتے رہے ہم نے مقصد پر توجہ دی نہیں كربلا تھى كربلا كہتے رہے آج تک سوچا نہیں سمجھا نہیں اصل کیا تھا اور کیا کہتے رہے دِل میں کُنٹی نفرتیں اُگتی رہیں كر بھل ہو گا بھلا كہنے رہے ہم قصیرہ دوسروں کی مرگ پر اینے ہی مرٹوم کا کہتے رہے جانے والے پر اُٹھائیں اُنگلیاں آنے والے کو خدا کہتے رہے ہو گیا جس وقت کوئی سانچہ كيوں ہوا كيسے ہوا كہتے رہے

5

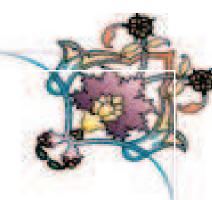


چور کا ہم نے تعاقب کب کیا؟ بير گيا اور وه گيا کہتے رہے آج تک نه مارا ناصر ایک بھی سانپ تھا رے سانپ تھا کہتے رہے



مانند وہ ہوا کے مجھے چھوڑ کر چلا گیا خوشبو تھا وہ دماغ کے اندر چلا گیا تصور کے نصیب میں اس کی کھنک کہاں؟ بُت کو نیہیں یہ چھوڑ کے کافر چلا گیا وہ تھا اُسی کے نام یہ اِک جام آخری جس کو لگا کے آج وہ تھوکر جلا گیا جھکنا کسی کے سامنے گویا تھی خود کشی محسوس پُوں ہوا کہ مِرا سَر جلا گیا پھر اس کے بعد ہم تبھی گھر کے نہیں رہے مهمال وه ایک رات کا جب گھر چلا گیا المتكهين كطلين تو صرف تھا لجھرا ہُوا بدن جانے کہاں وہ خواب کا منظر چلا گیا د میں دوبارہ وہ تبھی ناصر نہ آ سکا شخص اِس مکان سے باہر چلا گیا 3.

7



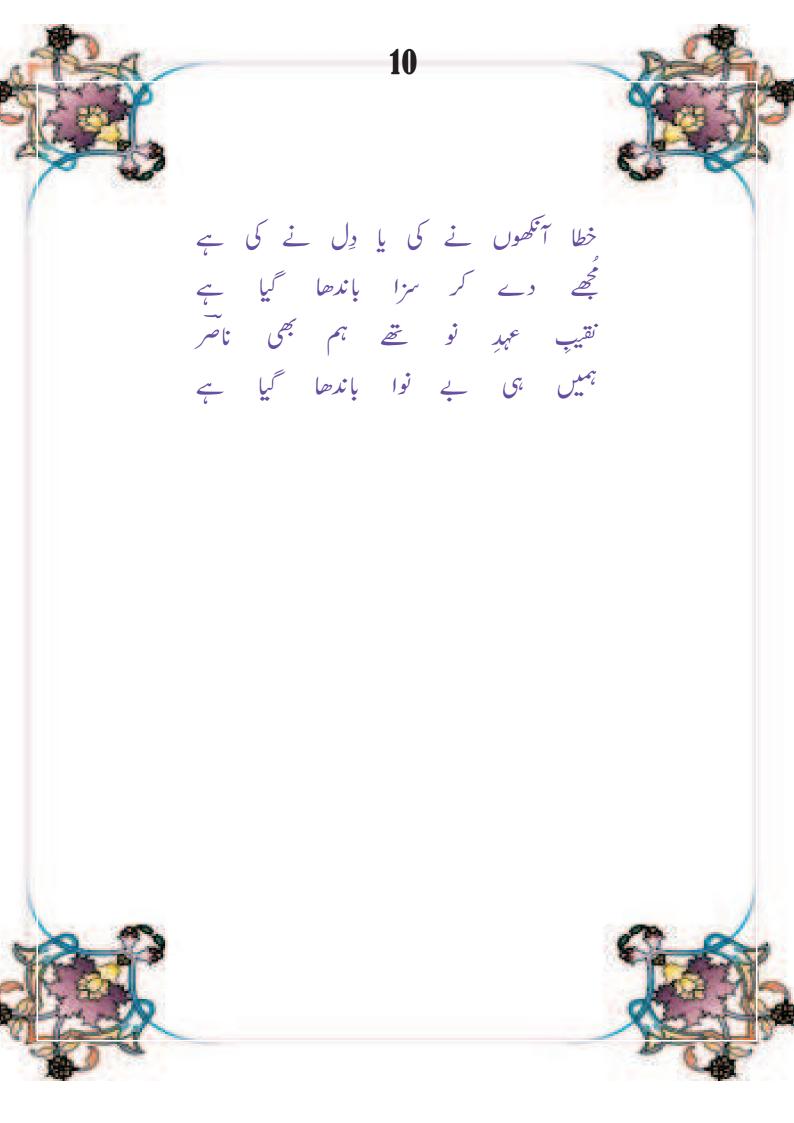
خوشبو، وفا کے پھول کی آواز میں مِلا سُر کوئی میرے پیار کے تو ساز میں مِلا اس گلستان کو دیکھنا جاہوں سدا بہار انجام کا سر ور تھی آغاز میں مِلا ہر جاند کے نصیب میں ہوتی ہے جاندنی میری نظر کا حُسن بھی انداز میں مِلا شاید تجھے نہ جاٹ لے کافر نظر کوئی میری نیاز بھی ذرا اِس ناز میں مِلا وہ راز راز ہی نہیں یا لے جو دوسرا بھولے سے بھی نہ غیر کو اِس راز میں مِلا تلوار کی مثال ہے تحریر کا مزاج لہجے کی یار جاشی الفاظ میں مِلا عُجلت کے بعض فیصلے آتے ہیں کاٹنے تاصر سبق بیہ پیار کے آغاز میں مِلا

8



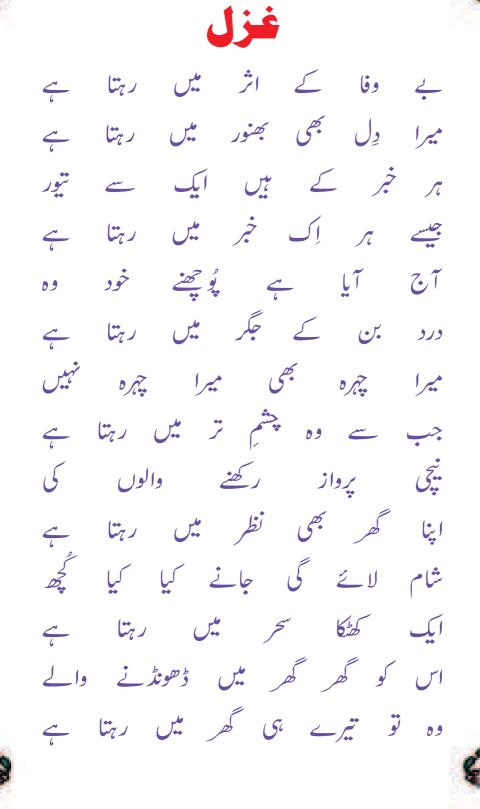
سفر کا سلسلہ باندھا گیا ~ مِرے پَبِروں سے کیا باندھا گیا 4 سمندر اُور کاغذ کی بیر ناؤ سے دِیا باندھا گیا ہے ہواؤں کھلیں کے ٹہنیوں پر بھی شرارے کہ لو کو بھی صبا باندھا گیا ہے يا اللي ! لُٹیرے مختسب ہیں اند هرے کو ضیا باندھا گیا ہے گیا چوروں کو کیکن ^تھل چھوڑا کا گلا باندها گیا محافظ ہے مُعلّی ېلا اب تک نہيں عرش <u>~</u> مِرا حرفِ دُعا باندها گيا مجھے انسان سے شکوہ یہی ہے کہ انسال کو خُدا باندھا گیا ہے

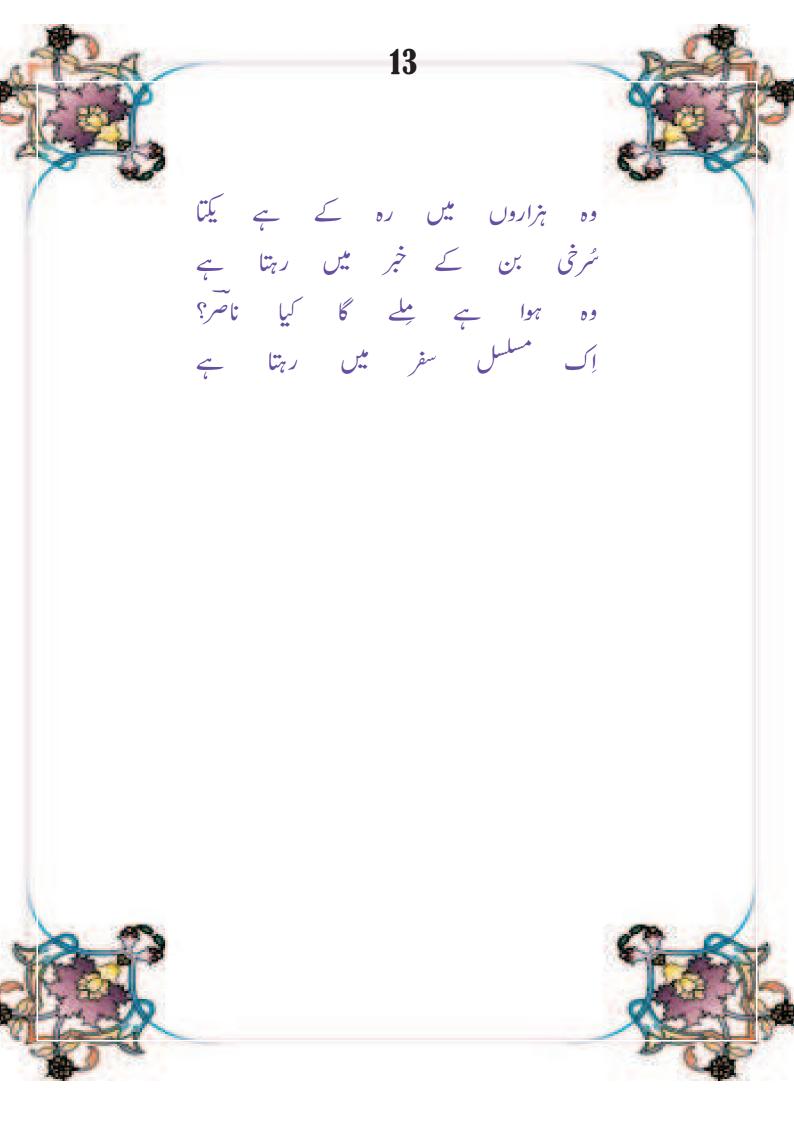
9



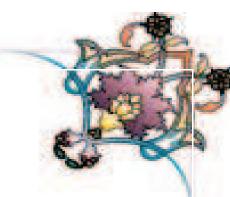
غزل

مجھے معلوم تھا یوں بھی مخبت کا صلہ دے گا مجھے گُزرا ہُوا کمجہ شمجھ کر وہ بھل دے گا ابابج ساعتوں کو ساتھ لے کر مت سفر کرنا نہ منزل ہاتھ آئے گی نہ کوئی راستہ دے گا مجھے معلوم تھا اِس دور میں بیہ دور آنا ہے کہ رہ ذَن لُوٹ لے گا لُوٹ کر پھر حوصلہ دے گا وفا أس كے سليبس ميں فقط إك عارضي شے ہے مگر جو درد بھی دے گا یقیناً دریا دے گا خُدا کا ایک دروازہ ہمیشہ سے تھل دیکھا خُدا سے برملا مانگو تمھیں وہ برملا دے گا ہمارے شہر کا قانون بھی آنکھیں نہیں رکھتا جو خود اندھا ہے وہ تو تیری آنکھیں بھی بچھا دے گا ایند هیرا کس قدر ہے شیخ یا تاروں کی حصکمل پر تحصیں جلتا ہوا تاروں کی سینہ ہی تیا دے گا ضروری تو نہیں ہر ایک دَر سے بھک بھی آئے مگر جس در بہ جائے گا گدا ناصر دُعا دے گا





غزل سی کا قصور بھائی كيا ~ بھائی ېې د در اینی منزل ~ بھی ریشونوں جیسے تبرے سجدے میں ځور ہے شجھے نہیں بھائی تیری نظروں ىنېيى ٢ï رشک کرنا بير حسد تو فتور بھائی 4 زندگی کی رمتی تو باقی ہے شعور ہے بھائی مُرده تيرا تیرا رب تو قریب ہے تیرے تو ہی خود اس سے دور ہے بھائی اِس جگہ پر جو سانپ بیٹھے ہیں ہے بھائی مججه خزانه ضرور بي جو ناصر ثو جهوم ألها ہے تیرے فن کا سر ور ہے بھائی



دُشْمنی دُشْمن کرے اور دوست عتّاری کرے کس سے رکھے ربط کوئی کس سے تم خواری کرے اینے سائے سے بھی اُس کو لازمی ہے اختیاط مُخبری خود جس کے گھر کی جارد یواری کرے دوستوں نے دوستی سے یوں کیا ٹسن سلوک آدمی کو جس طرح لاجار بیاری کرے ہم خُدا سے مانگتے ہیں بندگی کا یُوں صلہ جس طرح بازار میں بیویار بیویاری کرے ایک انسال پر مُسلّط سو طرح کے درد ہیں وحشتیں جامیں لہو اور ظلم سرداری کرے آ گیا سوداگروں کے ہاتھ دل جیسا نگیں جس کا جی جاہے وہ آئے اور خریداری کرے یوں ورق گردانیاں کی ہیں کتابِ ٹسن کی جیسے کوئی امتخال کی شب کو تتیاری کرے

15



منظر ہوں میں آسی کا جس نے چر آنا ہیں کیا خبر کہ اور کیا کیا رنگ دِلداری کرے! اُس کی ناصر اِس ادا کو کیا کہوں کچھ تو کہو ٹوٹ کر چاہے بھی مُجھ کو وار بھی کاری کرے

Thank You for previewing this eBook

You can read the full version of this eBook in different formats:

- HTML (Free /Available to everyone)
- PDF / TXT (Available to V.I.P. members. Free Standard members can access up to 5 PDF/TXT eBooks per month each month)
- > Epub & Mobipocket (Exclusive to V.I.P. members)

To download this full book, simply select the format you desire below

